روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 21 فروری 2012ء 28 ربیع الاول 1433 ہجری 21 تبلیغ 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 43

بے حد ہمدرد وجود

ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور مولوی محبوب عالم صاحب حضرت مصلح موعود کے بارہ میں رقمطراز ہیں:۔

''ہماری رائے میں مرزا بشیر الدین محمود احمد (-) کے ایک فرد ہیں۔ایک جماعت کے امام ہیں۔مسلمانوں کے بے حد ہمدرد ہیں وہ رسول اللہؐ کی امت کی ہمدردی اور محبت میں اپنی جان، اپنے روپے، اپنے آرام و آسائش کو ترک کرکے آمادۂ امداد ہیں تو عام مسلمانوں کو ان کا ممنون ہونا چاہئے''۔ (پیسہ اخبار لاہور 27/اگست 1931ء۔اداریہ)

قادر، سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ سجدہ کرتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی 52 سالہ خلافت پیشگوئی مصلح موعود کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے

یوم مصلح موعود منانے کا حق تبھی ادا ہوگا جب ہم ویسی ہی تڑپ اپنے اندر پیدا کریں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 فروری 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ زندہ مذہب وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے جلوے ہمیشہ نظر آتے رہیں اور آج اس کا عملی ثبوت صرف دین حق ہی دیتا ہے۔ دین حق کا خدا اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے۔اس ابدالآباد خدا نے اب تمام قسم کے انعامات کے حصول کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہی مقدر ٹھہرایا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اس قادر، سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے اور ہزاروں درود و سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی ﷺ پر نازل ہوں جن کے ذریعے سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کرکے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے نتیجے میں جو عظیم نشانات خدا تعالیٰ نے دکھائے انہی میں سے ایک عظیم الشان نشان ایک موعود بیٹے کا تھا جس کو ہر احمدی پیشگوئی مصلح موعود کے نام سے جانتا ہے۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی تمام احمدیوں کے لئے یقیناً ازدیاد ایمان کا باعث ہے جنہوں نے حرف بہ حرف اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔حضور انور نے پیشگوئی مصلح موعود کا اصل متن پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے جس کا آپ نے 1944ء میں خود بھی اعلان فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔حضور انور نے یہاں ضمناً وضاحت فرمائی کہ یوم مصلح موعود کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کے طور پر نہیں منایا جاتا۔آپ کی پیدائش 12 جنوری 1889ء کی ہے اور یہ عظیم الشان پیشگوئی آپ کی پیدائش سے تین سال پہلے کی ہے۔ یہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا دن منایا جاتا ہے جو 20 فروری 1886ء کو کی گئی تھی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی کتب سے حوالے اور تحریرات پیش کیں جن میں خود حضرت مسیح موعود نے اپنے بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی 52 سالہ خلافت کا دور اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریرات اور تقریریں اس درد سے بھری ہوئی ہیں جو دین حق اور آنحضرتؐ کے مقام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے آپ کے دل میں تھا۔آپ کا علم و عرفان اس بات کا منہ بولتا ثبوت تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا۔غرض پیشگوئی میں موجود 52 خصوصیات حضرت مصلح موعود کی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہیں۔حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی تقریر و تحریر کے بعض حوالے پیش فرمائے جن سے آپ کا عظیم عزم بھی جھلکتا ہے اور جو آپ کے اولوالعزم ہونے کا بھی پتہ دیتی ہیں۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے دل کی کیفیت یوں بیان فرمائی کہ ہم نے پھر دین حق اور قرآن کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ہم نے عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔حضور انور نے فرمایا ہمارا یوم مصلح موعود حقیقی معنوں میں تبھی ہوگا جب یہ تڑپ ہم بھی اپنے اندر پیدا کریں کہ ہمارے مقاصد بلند ہیں۔ہم نے بھی عالی ہمتی کا مظاہرہ کرنا ہے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہیں۔فرمایا کہ یہ پیشگوئی اپنے اندر یہ گہرا مطلب بھی رکھتی تھی کہ تیرا سلسلہ صرف تیرے تک ہی محدود نہیں ہوگا بلکہ اس موعود بیٹے کے ذریعہ اور قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے ذریعہ اب تا قیامت چلتا رہے گا۔قدرت ثانیہ کو سلطان نصیر بھی عطا ہوں گے۔فرمایا کہ پس جہاں ہر احمدی اس نظام کا حصہ بنتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دے وہاں اپنی اگلی نسلوں کو بھی ہم نے سنبھالنا ہے اور اس عظیم مقصد کو کبھی نہیں بھولنا اور اگلی نسلوں میں بھی یہ روح پھونکنی ہے کہ اس عظیم مقصد کو کبھی مرنے نہیں دینا۔ پس پیشگوئی کے پورا ہونے پر جو جلسے کرتے ہیں تو اپنے عزم اور پروگراموں میں ایسی روح پیدا کریں کہ جو آپ کے جذبوں کی نئے سرے سے تجدید کرنے والی ہو۔حضور انور نے آخر پر مکرم شیخ مصور احمد ابن مکرم شیخ نصیر احمد آف جلنگھم کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

یتیم کی کفالت ایک اہم فرض

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے وقت سے خدمت خلق کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا تھا۔حضرت میر محمد اسحٰق صاحب یتامیٰ کی پرورش اور خبر گیری کیلئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ یتامیٰ کے کھانے کیلئے ہوسٹل میں آٹا ختم ہو گیا۔حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے تو فوری طور پر باوجود شدید علالت کے تانگہ منگوایا اور مخیّر دوستوں کو تحریک کر کے آٹا کا بندوبست کیا۔

اس کے بعد خلفاء احمدیت کی ہدایات اور راہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا حتیٰ کہ مارچ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے باقاعدہ طور پر کفالت یکصد یتامیٰ کے نام سے اس تحریک کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ اس مبارک اور تاریخی موقع پر شکرانہ کے طور پر جماعت احمدیہ ایک سو یتامیٰ کی کفالت کا ذمہ اٹھانے کا عہد کرتی ہے۔چنانچہ یتامیٰ کی خدمات کے سائے بڑھتے بڑھتے آج قریباً پانچصد فیمیلز کے 2 ہزار 7 صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں 1۔خورونوش 2۔تعلیمی اخراجات 3۔ بچیوں کی شادی کے اخراجات 4۔ علاج معالجہ اور مکان کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔جس پر کل بیس لاکھ روپے ماہوار اخراجات ہو رہے ہیں اور آمد انتہائی کم ہے۔اس کے باعث دفتر ہٰذا کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار اخراجات ہوتے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے عموماً اور مخیّر حضرات مخلصین سے خصوصاً التماس ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں اور ہمارے پیارے آقاؐ کی اس پیاری حدیث کا مصداق بنیں۔جس میں آپؐ فرماتے ہیں۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی بہترین توفیق دے۔آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے مختلف رفقاء کی نہایت دلچسپ، ایمان افروز روایات کا روح پرور تذکرہ

وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود سے فیض پایا یقیناً اُن کا ایک مقام ہے اور ان میں سے ہر ایک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جن کی نیکی، تقویٰ اور پاک تبدیلیوں کا معیار یقیناً قابلِ تقلید ہے

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے رفقاء کو کس طرح دینی مسائل کے حل سکھائے اور مختصر فقروں میں ایسی تربیت کی جس کے مقابل کا دلائل و براہین سے مقابلہ کرسکیں

مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات، مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 دسمبر 2011ء بمطابق 30 فتح 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

............پس وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود سے فیض پایا یقیناً اُن کا ایک مقام ہے اور ان میں سے ہر ایک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جن کی نیکی، تقویٰ اور پاک تبدیلیوں کا معیار یقیناً قابلِ تقلید ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ان (رفقاء) کی زندگی کے بعض واقعات ہم تک پہنچے ہیں۔ پھر ان (رفقاء) حضرت مسیح موعود کے ذریعے حضرت مسیح موعود کی مجالس کے واقعات اور کیفیات بھی ہم تک پہنچی ہیں۔ (رفقاء) کی روایات کا مَیں وقتاً فوقتاً ذکر کرتا رہتا ہوں۔ آج بھی مَیں چند ایسے واقعات یا روایات پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود کی تربیت کی وجہ سے، اُس نور کی وجہ سے جو آپ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے (رفقاء) کی ایسی کایا پلٹی کہ ہر ایک، ایک عجیب شان رکھنے والا بن گیا۔ چاہے وہ غریب تھا یا امیر تھا، پڑھا لکھا تھا یا اَن پڑھ تھا، سب کے سب ہمیں ایک غیر معمولی رنگ میں رنگین نظر آتے ہیں۔ توکّل ہے تو وہ اپنی ایک شان رکھتا ہے۔ خدمتِ دین کا جذبہ ہے تو وہ بےلوث اور عجیب شان والا ہے۔ قرآنِ کریم سے تعلق ہے تو اُس میں بھی گہرائی ہے، ایک محبت ہے، ایک پیار ہے اور پھر خدا تعالیٰ کا خود اُن کو قرآن سکھانا اور اُن کے دل و دماغ کو وہ عرفان عطا کرنا جو اُن کے خدا تعالیٰ سے خاص تعلق کی نشاندہی کرتا ہے یہ بھی اُن کا خاصہ ہے اور پھر اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اُن سے ہر معاملے میں ایسا سلوک ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب پانے والوں سے ہی خدا تعالیٰ روا رکھتا ہے۔ پھر ان روایتوں میں ہمیں اپنے (رفقاء) کی مجالس میں حضرت مسیح موعود کا ان کو مسائل کے حل کا طریق سکھانا۔ یہ بتانا کہ فوری طور پر مختصر فقروں میں کس طرح جواب دینا ہے۔ مختصر فقروں میں ایسی تربیت جس سے مقابل کا دلائل و براہین سے مقابلہ کرسکیں۔

پس بہت ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد اس غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کا زمانہ پایا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں رجسٹر روایاتِ (رفقاء) سے بعض روایتیں آج بھی پیش کروں گا۔

حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں یہ پڑھا کہ حضرت اقدس جہلم تشریف لا رہے ہیں مگر مجھے تو جہلم جانے کی بھی اجازت نہ مل سکتی تھی۔ ملازم تھے۔ مگر مَیں بہت بیقرار تھا۔ گھر والوں کو میں نے کہا کہ کل اتوار ہے اور حضرت اقدس جہلم تشریف لائے ہیں۔ آپ کسی کو بتائیں نہیں۔ مَیں جاتا ہوں۔ وقت گاڑی کا بالکل تنگ تھا اور تین میل پر سٹیشن تھا۔ رستہ پہاڑی (اور) رات کا وقت۔ دن کو بھی لوگوں کو اس طرف پر چلنا مشکل تھا (لیکن ایک لگن تھی رات کے وقت ہی آپ نکل پڑے)۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے خدا پر توکل کیا اور چل پڑا۔ (اور) اتفاق سے کوئی بتّی تمام راستہ میرے آگے چلتی گئی۔ شاید کوئی اور آدمی بھی کہیں جا رہا ہوگا۔ (اور) خدا خدا کر کے پہاڑی رستہ دوڑتے ہوئے طے کیا۔ (فرماتے ہیں کہ کوئی بتی آگے چل رہی تھی شاید کوئی انسان جا رہا ہو لیکن اللہ پر توکل کر کے چلے تھے، مسیح و مہدی کو ملنے کے لئے جا رہے تھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی انتظام فرمایا تھا کہ آگے آگے ایک بتی چلتی گئی اور دوڑتے ہوئے وہ رستہ طے کر لیا)۔ کہتے ہیں جب (مَیں) سٹیشن پر پہنچا تو گاڑی بالکل تیار تھی۔ ٹکٹ لیا اور جہلم پہنچا۔ حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ وہاں ایک سیٹھ احمد دین تھے۔ انہوں نے کہا کہ لطف تب ہے کہ آپ آج کوئی نظم سنائیں۔ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو اس وقت ایک نظم انہوں نے لکھی تھی جس میں دعائیہ الفاظ تھے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں انہوں نے بیعت کے خط کے ساتھ پیش کی تھی۔ وہ ایک لمبی نظم تھی، تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ آپ وہ نظم سنائیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر حضرت صاحب اجازت دیں تو مَیں سنا سکتا ہوں۔ حضرت اقدس نے اجازت دے دی۔ کہتے ہیں مَیں فوراً کھڑا ہوا اور پورے جوش سے نظم سنائی اور اس نظم کا حاضرین پر ایسا اثر ہوا کہ کسی شخص نے کہا کہ آپ یہ نظم دے دیں تو مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو زبانی پڑھی ہے۔ نظم سنانے کے بعد حضور نے جو وظیفہ بتایا وہ بالکل خط والا وظیفہ تھا (جب انہوں نے بیعت کا خط لکھا اور یہ نظم لکھی تو اُس میں ساتھ یہ بھی خط میں لکھا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو مَیں کِیا کروں، تو حضرت مسیح موعود نے اُن کو

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

ایک وظیفہ لکھ کے دیا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے زبانی پوچھا تو تب بھی وہی وظیفہ تھا۔)مَیں حیران ہوا کہ حضور کا حافظہ کتنا تیز ہے کہ جو وظیفہ لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا وہی زبانی بھی فرمایا"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد11صفحہ209-210 روایت حضرت مولوی صوفی عطامحمد صاحب)

اور حضرت مسیح موعود نے آپ کو وظیفہ یہ لکھا تھا اور وہاں زبانی بھی فرمایا کہ وظیفے کا آپ پوچھ رہے ہیں تو کسی اور وظیفے کی ضرورت نہیں ہے۔ درود شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ الحمد شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ استغفار کثرت سے کیا کریں اور قرآنِ شریف کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور پڑھیں اور باقاعدہ تلاوت کریں۔ یہی وظیفہ ہے جو کامیابیوں کا راز ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات(رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد11صفحہ209-210 روایت حضرت مولوی صوفی عطامحمد صاحب)

بہت سے لوگ مجھے بھی خط لکھتے رہتے ہیں۔ اُن کو اکثر میں اسی رہنمائی کی وجہ سے عموماً یہ بتاتا رہتا ہوں اور ایک جگہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی لکھا ہے کسی کو کہ لَا حَـــــوْل بھی پڑھا کریں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ(–)۔ یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے۔

(مکتوبات احمد جلد 2صفحہ 291مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحب مکتوب نمبر80مطبوعہ ربوہ)

تو یہی ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔

پھر ایک روایت ہے حضرت خلیفہ نورالدین صاحب سکنہ جموں کی۔ یہ خلیفہ نورالدین صاحب جمونی تھے۔ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کے اور (رفیق) تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جموں سے پیدل براہ گجرات کشمیر گیا۔ (گجرات کے راستے کشمیر گیا) راستے میں گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ والی دعا نہایت زاری سے پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کر دیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات(رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد12صفحہ68روایت حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی)

حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کے بعد آپ کی قوتِ قدسی سے یہ ایسا انقلاب ان لوگوں میں پیدا ہوا کہ دعائیں کرتے تھے تو دعاؤں کی قبولیت بھی اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر دکھاتا تھا۔ اس حالت میں کہ مَیں کبھی کسی سے نہ مانگوں، کبھی مجھے ہم و غم نہ ہو، دعا کی تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی مجھے مالی تنگی نہیں ہوئی۔

پھر میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ مولوی صاحب متوکّل انسان تھے۔ بیان کیا کرتے تھے کہ ہم کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے خدا تعالیٰ خود ہی مہیا فرما دیتا ہے۔ (عجیب توکّل ہے) ہمیں ضرورت نہیں ہوتی کہ کسی سے کہیں۔ (یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی سے کچھ کہیں) کہا کرتے تھے کہ مجھے 1918-19ء میں انجمن نے ملازم رکھا۔ بیس پچیس روپے دینے مقرر کئے۔ (انجمن کا جو الاؤنس مقرر ہوا وہ اس وقت بیس پچیس روپے تھا) ان دنوں غلہ بہت گراں تھا۔ (یعنی گندم وغیرہ جو تھی بہت مہنگی ہو گئی تھی۔) خانصاحب منشی فرزند علی خان صاحب ناظر (-) المال فیروزپور میں تھے۔ والد صاحب اُن کے ماتحت تھے۔ ایک دن یہ کہہ بیٹھے (یعنی فرزند علی خانصاحب نے مولوی جلال الدین کو کہا) کہ آپ کو تنخواہ ملتی ہے، اس لئے آپ تندہی سے کام کرتے ہیں۔ (بہت محنت سے کام کرتے ہیں تنخواہ کی وجہ سے) والد صاحب کہا کرتے تھے کہ یہ بات مجھے اچھی نہ لگی اور مَیں نے کہہ دیا کہ مَیں نے کیا آپ سے تنخواہ مانگی تھی؟ (مَیں نے تو وقف کیا تھا، دین کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا۔ جو الاؤنس مقرر کیا ہے وہ تو خود جماعت نے کیا ہے۔ مَیں نے تو نہیں مانگا، میرا تو کوئی مطالبہ نہیں۔ کہنے لگے مَیں نے ناظر (-) المال کو کہا کہ مَیں یہ الاؤنس) اب نہیں لوں گا۔ خانصاحب فرمانے لگے (ناظر (-) المال تھے) کہ کام پہلے کی طرح کرو گے یا اپنی مرضی سے کرو گے۔ یعنی تنخواہ تو نہیں لو گے لیکن کام بھی اُسی طرح کرو گے کہ نہیں جس طرح پہلے محنت سے کرتے تھے تو مولوی جلال الدین صاحب نے فرمایا کہ پہلے سے بھی زیادہ تندہی سے اور کامل اطاعت سے کام کروں گا۔ محنت بھی پہلے سے زیادہ کروں گا اور پوری اطاعت کے ساتھ کام کروں گا۔ کام اور اطاعت کا تنخواہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ملے نہ ملے مَیں نے تو دین کی خدمت کرنی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات کہہ کر مَیں اپنے (جماعتی) دورے پر چلا گیا۔ پیدل جا رہا تھا (سواریاں تو اُس وقت ہوتی نہیں تھیں۔ عموماً (مربیان) دورے پر جاتے تھے تو پیدل جایا کرتے تھے) کہ رستے میں یہی خیالات آنے شروع ہو گئے کہ ان روپوں سے وقت کٹ جاتا تھا۔ (جو الاؤنس ملتا تھا اُس سے کچھ نہ کچھ ضروریات پوری ہو جاتی تھیں) آجکل تنگی ہے۔ (گندم وغیرہ جو ہے وہ بھی مہنگی ہے تو) اب کس طرح وقت کٹے گا۔ (یہ خیالات آ رہے تھے۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کے آنے کے بعد پھر اُن سے کیسا سلوک فرمایا۔ کہتے ہیں کہ) والد صاحب بیان کرتے تھے کہ میں انہی خیالات میں جا رہا تھا کہ ناگہاں ایک گرج کی سی آواز آئی۔ (ایک خوفناک گرج کی آواز آئی) جس سے میرا دل دہل گیا۔ (اور آواز کیا تھی؟ اُس زوردار آواز میں ایک پیغام آیا کہ) آگے اتنی مدت تم کو کوئی تنخواہ دیتا آیا ہے۔ کیا تنخواہ لے کر تم اتنے بڑے ہوئے ہو یعنی اتنا عرصہ گزر گیا تم تنخواہ میں پلے بڑھے ہو، یہاں تک اس عمر تک پہنچے ہو؟ کہتے ہیں) اس آواز اور زجر کا میرے کان میں پڑنا ہی تھا کہ میرے تمام ہم و غم کافور ہو گئے اور مَیں نے نہایت ہی عاجزی سے عرض کی کہ یا باری تعالیٰ مجھ کو ان کی تنخواہوں کی کیا ضرورت ہے، تیرے مقابلے میں یہ کیا ہستی رکھتے ہیں۔ اس کے بعد میرا وقت آگے سے بھی اچھا گزرنے لگا۔ (کہتے ہیں اُس کے بعد پھر ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح سنبھالا کہ پہلے سے بھی زیادہ اچھے حالات ہو گئے۔ کہتے ہیں) مولوی صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ خانصاحب میرے دیرینہ دوست تھے۔ یہ لفظ ویسے (ہی) اُن کی زبان سے نکل گئے (مذاق میں) جو کہ بعد میں تنخواہ والے شرک کو توڑنے کا باعث بنے۔ (اس وجہ سے یہ شرک بھی میرے سے نکل گیا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء)حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد12صفحہ276-277روایت حضرت مولوی جلال الدین صاحب بیان کردہ میاں شرافت احمد صاحب)

پھر حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم، جن کا پہلے ذکر آیا ہے، کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ "خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جؤا کھیل رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے (جلال الدین صاحب نے) یہ خواب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کی۔ تو حضور نے فرمایا: مولوی صاحب! (یعنی مولوی جلال الدین صاحب کو کہ) مولوی صاحب جؤا ہی کھیلتے ہیں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین صاحب جؤا ہی کھیلتے ہیں) مگر خدا سے۔ یہ بھی جؤا کھیلنے والوں کی طرح جس طرح وہ سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ اسی طرح مولوی صاحب بھی سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں داؤ پر رکھ دیتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی راہ پر ان دونوں فقروں میں سے کوئی انہوں نے کہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ280-281روایت حضرت مولوی جلال الدین صاحب بیان کردہ میاں شرافت احمد صاحب)

یعنی یہ ایک سودا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کرتے ہیں اور دنیا دار تو دنیاوی فائدے کے لئے جؤا میں پیسے داؤ پر لگاتے ہیں ناں۔ حضرت خلیفہ اول کے بارے میں فرمایا کہ یہ اپنی دنیا و عاقبت دونوں چیزوں کو سنوارنے کے لئے اپنا پیسہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر جیسا کہ ہم جانتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی کے بیشمار واقعات ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہر دنیاوی ضرورت پوری کی اور بے انتہا پوری کی اور اسی طرح دین میں جو مقام اُن کو ملا وہ تو سب جانتے ہی ہیں۔

پھر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ولد میاں ولی محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ''1912ء میں مَیں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔اس کے بعد مَیں نے حضرت خلیفہ اول سے پوچھا کہ قرآن شریف یاد کروں یا ایم۔اے کا امتحان دوں۔فرمایا قرآن کریم یاد کرو،ایم۔اے کیا ہوتا ہے سو مَیں نے چھ ماہ میں قرآن شریف یاد کیا اور جب مَیں نے خلیفہ اوّل سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سجدہ شکر کیا۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ285 روایت حضرت صوفی غلام محمد صاحب)

یہ (رفقاء) کی تربیت تھی۔ یہ اُن کی اطاعت تھی۔ یہ محبت قرآنِ کریم کی تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر پہلے قرآن کریم حفظ کیا۔پھر آگے پڑھائی کی۔

پھر حضرت سید اختر الدین احمد صاحب کی روایت ہے۔لکھتے ہیں کہ ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے۔محبّ کا دل اپنے حبیب کی یاد اور ذکر کرنے اور سننے کی تڑپ رکھتا ہے۔ چہ جائیکہ خداوند رحمان ورحیم کا فرستادہ سردارِانبیاء ہمارے آقا محبوب ومطاع ومظہرِ جمال، حبیبنا و متاعنا و نبینا ،حضرت مسیح موعود جیسے عظیم الشان انسان کے ذکر کی تڑپ نہ رکھتا ہو اور آپ کی یاد سے لذت نہ اُٹھاتا ہو۔لیکن خوف مجھے یہ ہوتا رہا کہ اس عاجز کا حافظہ کمزور اور حضور کی پاک صحبت پر ایک مدت گزر گئی۔یعنی 1902ء کے آخر سے لے کے 1903ء کے آخر تک قریباً ایک سال میسر آئی تھی اور اُس وقت میری عمر 24 سال کی تھی۔اُن دنوں خاکسار اور خاکسار کے ماموں مولوی سید احمد حسین صاحب مرحوم صرف دو کٹکی مہمان حضرت مسیح موعود کے تھے، یہ شاید کٹک سے آئے ہوئے تھے ہم دونوں کے لئے کئی ماہ تک چاول کے مکلّف کھانے آتے رہے۔کیونکہ یہ غالباً اُڑیسہ کا چاول کھانے والا علاقہ ہے۔تو چاول کھانا آتا رہا اور حضور میاں نجم الدین مرحوم کو اچھی طرح مہمان نوازی کی تاکید فرمایا کرتے تھے جس طرح کہ مرحوم نجم الدین ہم دونوں سے بیان کیا کرتے تھے کہ تم لوگوں کے متعلق حضرت جی کی بڑی تاکید ہے''۔

پھر یہی سید اختر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ خاکسار طالبعلمی کی حالت میں تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے درسوں میں شامل ہوا کرتا تھا۔آپ یعنی حضرت خلیفہ اوّل اس عاجز سے بہت ہی محبت فرمایا کرتے تھے۔حضرت والد ماجد اور حضرت والدہ ماجدہ مرحومہ ''رَبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا (بنی اسرائیل:25)'' نے جبکہ گھر واپسی کا حکم صادر فرمایا تو اسی عاجز کے یہ عرض کرنے پر کہ آمد ورفت میں اخراجات کثیر دارالامان کی مراجعت مشکل۔حضور نے فرمایا کہ جب یہاں آنے لگو تو لکھنا مَیں زادِ راہ بھیج دوں گا۔والدین نے جب واپسی کا حکم دیا اور جب مَیں اپنے گھر جانے لگا تو مَیں نے خلیفہ اوّل کو کہا کہ کیونکہ اخراجات کافی ہوتے ہیں اس لئے اب یہاں قادیان میری واپسی مشکل ہوگی۔تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ جب آنے لگو تو مجھے بتانا مَیں تمہیں سفرخرچ بھیج دوں گا۔جس وقت اس عاجز سے گھر واپسی کا زمانہ قریب ہونے لگا تھا اُن دنوں چھوٹی (-) مبارک کے بالائی حصے میں نماز ہوا کرتی تھی۔ آپ نے جانبِ مشرق پیچھے سے اپنے مبارک ہاتھوں کو اس عاجز کے کندھوں پر رکھ کر پیار سے فرمایا کہ اختر الدین مَیں نے سنا ہے کہ تم کئی استادان بزرگ سے قرآن مجید بہت پڑھا کرتے ہو۔(کہتے ہیں اُس وقت مَیں بہت سارے استادوں سے قرآنِ کریم پڑھا کرتا۔) خلیفہ اوّل نے ان کو یہ فرمایا:(-)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ 212-213 روایت حضرت سید اخترالدین صاحب)

کہ اللہ کا تقویٰ کا اختیار کرو۔اللہ تمہیں پڑھائے گا۔پس قرآن کریم سمجھ کر پڑھنے کی بنیادی شرط یہی ہے۔(رفقاء) میں قرآنِ کریم پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔حضرت خلیفہ اوّل سے بھی پڑھا کرتے تھے۔نوجوانی میں درس لیا کرتے تھے اور دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھتے تھے کہ اور مزید سیکھیں اور پھر متقی کو اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم پڑھاتا ہے، رہنمائی فرماتا ہے اور اسی طرح (رفقاء) کی زندگیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کو ماشاءاللہ قرآن کریم کا بڑا علم تھا۔

پھر ایک روایت حضرت خیردین صاحب ولد مستقیم صاحب کی ہے۔ان کی بیعت 1906ء کی ہے اور 1906ء میں ہی ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن کی بات ہے کہ حضور مغرب کی نماز کے بعد بیٹھے رہے۔اتفاقاً اس دن (-) میں روشنی نہیں تھی۔حضور کے اردگرد چند اور لوگ بھی اور خاکسار بھی بیٹھا ہوا تھا۔ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور مولوی کہتے ہیں یعنی غیر از جماعت مولوی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصری، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور بنایا کرتے تھے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ شیخ صاحب خدا خالق اور مسیح بھی خالق۔

بس ایک فقرہ فرمایا۔ یہ روایت کرنے والے لکھتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ شیخ صاحب کون تھے(کیونکہ اندھیرا تھا) مگر وہ شیخ صاحب پھر نہیں بولے۔حضور نے دوبارہ خود ہی فرمایا کہ ہمارے مولویوں کو اتنے اتنے مختصر فقرے بحث میں استعمال کرنے چاہئیں''۔یعنی انہوں نے کہا عجیب بات ہے کہ مسیح پرندے بنایا کرتا تھا، پیدا کیا کرتا تھا، جانور بنایا کرتا تھا۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ خدا بھی خالق (خالق ہونا تو خدا کی صفت ہے) اور مسیح بھی خالق۔کہ تم مسلمان ہو کر بھی اس شرک کے مرتکب ہو رہے ہو۔پھر فرمایا کہ اتنے مختصر فقرے بعض دفعہ (دعوت الی اللہ) میں کام آتے ہیں۔فرمایا'' کیونکہ لمبی بحث میں بات خلط ملط ہو جاتی ہے''۔

اس کے بعد حضرت خیر دین صاحب لکھتے ہیں کہ ''مَیں اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ مجھے قرآنِ شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا۔حضور نے ایک دن مجھے رؤیا میں فرمایا (قرآنِ شریف پڑھنے کا شوق تھا ایک دن خواب آئی اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا) کہ تم قادیان آ جاؤ۔ہم تم کو قرآنِ شریف پڑھا دیں گے۔(تو یہ انہوں نے خواب دیکھی اور اُس وقت یہ خواب دیکھی جب حضرت مسیح موعود کا وصال ہو چکا تھا، آپ وفات پا چکے تھے۔) کہتے ہیں کہ ''اس کے بعد مَیں نے ایک اور خواب دیکھا اور وہ یہ کہ مَیں ہجرت کر کے آ گیا ہوں اُس جگہ جہاں اب محلّہ ناصر آباد بنا ہوا ہے۔(ہجرت کر کے قادیان آ گیا اور وہاں آ کے اُترا ہوں جہاں آجکل محلّہ ناصر آباد ہے۔) اس میدان میں مَیں اپنا سامان اتار رہا ہوں اور مَیں نے پوچھا کہ اس جگہ کا نام کیا ہے؟ تو آسمان سے آواز ایک شکل کے رنگ میں آ رہی تھی، گویا کہ وہ کوئی ٹھوس چیز تھی جس کی شکل وصورت فٹبال جیسی تھی اُس میں سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ اس جگہ کا نام ابراہیمی جنگل ہے جہاں تم اپنا سامان اُتار رہے ہو۔گویا خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کا نام ابراہیم بتایا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات(رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ154 روایت حضرت خیر دین صاحب)

تو یہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے آواز دے کے یہ پیغام دیا اور تب مجھے پتا لگا یہ نام حضرت مسیح موعود کا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی باتوں کی، ناموں کی، الہامات کی تائیدات کے نظارے اللہ تعالیٰ آپ کے (رفقاء) کے ذریعے سے دکھاتا تھا۔

پھر حضرت خیر دین صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ''مَیں کسرِ نفسی سے نہیں کہتا بلکہ حقیقت ہے کہ میں گنہگار تھا۔یہ جواب بیان کرنے لگا ہوں یہ یقیناً یقیناً نورِ نبوت سے ہوگا نہ کہ میری طرف سے۔کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ

'' میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار''

تو یہ یقینی بات ہے جو نور سے تعلق پیدا کرے گا اُس کو نور سے ضرور حصہ ملے گا۔ہاں یہ بھی بات نہایت واضح ہے کہ وہ نور اپنی اپنی قابلیت کے مطابق ملتا ہے۔(مولوی صاحب، حضرت خیر دین صاحب کہتے ہیں کہ) ہمیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ الہام کس کو کہتے ہیں، کشف کس کو کہتے ہیں، رؤیائے صادقہ کیا ہوتی ہے۔اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس فرستادہ خدا کے ہاتھ سے ہاتھ ملانے سے نہ صرف ہم کو الہام کا علم ہوا اور (نہ) صرف کشف کا علم ہوا اور نہ صرف رؤیائے صادقہ کا علم ہوا بلکہ ان تینوں کو ہم نے اپنے اوپر وارد ہوتے دیکھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ 154-155 روایت حضرت خیر دین صاحب)

یہ انقلاب تھا جو حضرت مسیح موعود نے پیدا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں بھی آتا ہے ناں، کئی دفعہ ہم سن چکے ہیں کہ جب اُن سے کسی نے پوچھا حضرت مولوی صاحب آپ تو پہلے ہی بڑے بزرگ تھے، آپ کو حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں آ کے کیا ملا۔ حضرت خلیفہ اول نے جواب دیا۔ دیکھو اور تو بہت سارے فائدے ہیں وہ تو ہیں ہی، ایک فائدہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ پہلے میں .... کا دیدار خواب میں کیا کرتا تھا، اب کھلی آنکھیں، جاگتی حالت میں، کشفی حالت میں کرتا ہوں تو یہ انقلاب ہے جو مجھ میں مرزا صاحب نے پیدا کیا۔

(ماخوذ ازحیات نور از عبدالقادر (سابق سوداگر مل) صفحہ194 مطبوعہ ربوہ)

تو حضرت خیر دین صاحب لکھتے ہیں کہ ’’اب ہم حق الیقین کے طور پر ان باتوں کی حقیقت بیان کر سکتے ہیں۔ مثلاً مَیں نے مبارک (بیت) میں بیٹھے ہوئے غالباً ظہر کا وقت تھا، ایک یہ الہام پایا کہ ....۔ اس میں یہ بتایا کہ اس جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ سو ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو معمولی سی حیثیت کے لوگ نظر آتے ہیں اُن کا آخری انجام اچھا ہو رہا ہے اور ان سے اچھے اچھے کام بھی ہو رہے ہیں اور اُن کی دعاؤں میں ایک خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔

پھر مَیں نے ایک دفعہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کونسا طریق اچھا ہے (یہ دیکھیں ان لوگوں کی کس طرح کی خواہشات تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا اور تعلق کو بڑھانے کے لئے کیا کیا جتن کرتے تھے۔ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کونسا طریق ہے) تو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا کہ ہمارا قرب حاصل کرنے کے دو طریق ہیں۔ یا چندہ دو یا (دعوت الی اللہ) کرو۔ یہ دو طریق ہم کو پسند ہیں۔ (یہ جواب آیا) تو مَیں نے عرض کی کہ اے اللہ! مَیں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔ (آپس میں بیٹھے اللہ تعالیٰ سے یہ باتیں ہو رہی ہیں، مَیں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔) مَیں (دعوت الی اللہ) کس طرح کروں؟ اللہ تعالیٰ نے پھر جواب دیا اور فرمایا کہ قرآنِ شریف تو تم کو ہم نے پڑھا دیا ہے۔ جب یہ فقرہ جنابِ الٰہی نے فرمایا تو مجھ سے اُس وقت یہ آیت حل ہوئی کہ وَمَا رَمَیْتَ(--)۔ کیونکہ جب مَیں اپنے گاؤں میں تھا تو اُس وقت مجھے جناب حضرت مسیح موعود خواب میں ملے تھے۔ (اس کا پہلی خواب میں ذکر ہوا تھا اور آپ نے) فرمایا تھا کہ تم قادیان آ جاؤ۔ ہم تمہیں قرآن شریف پڑھا دیں گے۔ اب دیکھئے کہ وعدہ تو حضرت مسیح موعود نے کیا مگر جواب خدا تعالیٰ نے دیا کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا ہے۔ سو خاکسار دیکھ رہا ہے کہ اپنی قابلیت کے مطابق اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قرآنِ شریف پڑھنا چاہے اُسے پڑھا سکتا ہوں۔ چنانچہ آج کل مہمان خانے میں صبح کے وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھاتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا تھا کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا تو ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ تم نے عاد اور ثمود کے قصے قرآن شریف میں نہیں پڑھے؟ ایک رکوع پڑھا اور لوگوں کو سنا دیا کہ نبیوں کی نافرمانی کرنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ اسی طرح دعا کے بارے میں جنابِ الٰہی نے یہ فرمایا کہ تم گھی بہت کھایا کرو۔ تو مَیں نے عرض کیا گھی کھانے سے کیا مراد ہے؟ تو جنابِ الٰہی نے تیسرے دن جواب دیا کہ گھی کھانے سے مراد بہت دعا کرنا ہے۔ یہ فقرے پنجابی زبان میں عنایت فرمائے کہ جس گھر میں دعا ہوتی ہے وہ گھر موجوں میں رہتا ہے۔ پھر یہ بھی آواز سنی کہ جس کے ساتھ خدا بولتا نہیں وہ (مومن) نہیں ہے‘‘۔ (پس ہمیں بھی اگر موجیں کرنی ہیں تو اپنے گھروں کو دعاؤں سے بھرنا ہوگا۔) فرماتے ہیں: کیا میرے جیسا آدمی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ میری طاقت سے ہیں۔ بلکہ صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ نورِ نبوت سے ہے۔ چنانچہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ہی فقرہ دہرا دیتا ہوں فرماتے ہیں ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد7 صفحہ 156-155 روایت حضرت خیر دین صاحب)

پھر حضرت حافظ نبی بخش صاحب ولد حافظ کریم بخش صاحب موضع فیض اللہ چک کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت حضرت مسیح موعود کے دعوی سے پہلے ہی کی تھی اور بیعت بھی ابتدائی زمانے میں کی۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب (مربی) افریقہ جو حافظ صاحب کے بیٹے تھے، وہ لکھتے ہیں کہ ’’آپ کے اندر حضرت مسیح موعود کے لئے ایک عشق موجود ہے اور طبیعت میں احتیاط ایسی ہے کہ جب کبھی کوئی حضور کے حالات سنانے کے لئے کہے تو یہی جواب دیتے ہیں کہ مجھے اپنے حافظے پر اعتبار نہیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط بات حضور کی طرف منسوب کر بیٹھوں۔ آپ محکمہ نہر میں پٹواری تھے اور گرداوری کے دنوں میں قریباً سارا سارا دن گھومنا پڑتا حتیٰ کہ جیٹھ، ہاڑ کے مہینوں میں بھی (یعنی مئی جون کے جو سخت گرمی کے مہینے ہوتے ہیں ان میں بھی) گھومنا پڑتا اور اس سے جس قدر تھکاوٹ انسان کو ہو جاتی ہے وہ بالکل واضح ہے۔ مگر رات کو آپ تہجد کے لئے ضرور اُٹھتے اور ہم پر بھی زور دیتے (اپنے بچوں کو بھی کہتے)۔ جب رمضان کے دن ہوتے تو باوجود اس قدر گرمی کے روزے بھی باقاعدہ رکھتے۔ سردی کے دنوں میں تہجد کی نماز بالعموم قراءت جہری سے پڑھ کر بچوں کو ساتھ شامل فرما لیتے۔ (آپ خدا کے فضل سے حافظِ قرآن تھے) ہمیں نماز روزے کی بہت تاکید فرماتے بلکہ کڑی نگرانی فرماتے۔ (اور یہی والدین کا کام ہے) اور سستی پر بہت ناراض ہوتے۔ قرآنِ کریم ہمیں خود پڑھایا۔ جب دن کو اپنے کاروبار میں مشغولیت کے باعث وقت نہ ملتا تو رات کو پڑھاتے۔ ہم تین بھائی تھے۔ ہم سب میں سے بڑا عبدالرحمٰن قادیان میں تعلیم پانے کی حالت میں ہی غالباً 1907ء میں فوت ہوا اور باقی ہم دونوں کو بھی مجھے اور عزیزم حبیب الرحمٰن بی اے کو والد صاحب جبکہ ان کی عمر بارہ تیرہ سال تھی۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم کے ساتھ جبکہ حضور براہینِ احمدیہ تصنیف فرما رہے تھے حضور کی خدمت میں پہلی بار حاضر ہوئے اور اس کے بعد عموماً حاضر ہوتے رہے اور بیعت بھی نہایت جلدی کر لی تھی۔ کیونکہ وہ یعنی حافظ صاحب (جو حکیم فضل الرحمٰن کے والد تھے) دعویٰ سے پہلے ہی بیعت لینے کو عرض کرتے رہتے تھے۔ مجھے اصل سنِ بیعت اور ملاقات کا یاد نہیں مگر جب وہ پہلی دفعہ آئے تو پھر حضور کے ہی ہو رہے‘‘۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’مجھے قادیان میں ہی تعلیم دلوائی (یعنی حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو، اپنے بیٹے کو قادیان میں تعلیم دلوائی)۔ آپ صدموں کے وقت رضا بالقضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے۔ (حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ) جب ہمارے بڑے بھائی کی 1907ء میں وفات ہوئی، اُس وقت ہماری دو بڑی بہنوں کی شادی کے دن قریب تھے اور اس غرض کے لئے ہم سب والد صاحب کی ملازمت کی جگہ سے اپنے وطن فیض اللہ چک گئے ہوئے تھے۔ ایک بہن کی بارات راہوں ضلع جالندھر سے آئی تھی۔ جب بارات آنے میں تین دن رہ گئے تو ان کے بھائی عبدالرحمٰن صاحب کا قادیان میں جگر کے پھوڑے سے انتقال ہو گیا، اس پر راہوں سے ہمیں تار آئی (لڑکے والوں نے کہا کہ) وہ اس وفات کے پیشِ نظر شادی کی تاریخ تھوڑا سا آگے کر دیتے ہیں۔ خود ہی انہوں نے پیشکش کی۔ حکیم صاحب کے والد صاحب نے کہا کہ وفات ایک قضائے الٰہی تھی وہ ہو گئی۔ آپ اپنے وقت پر بارات لے کر آئیں اور لڑکی کا رخصتانہ لے جائیں۔ چنانچہ اپنے عزیز بچے کی وفات کے تین دن کے اندر دو لڑکیاں بیاہ دیں جو کہ ایک دنیادار شخص کے لئے نہایت کڑا امتحان ثابت ہو‘‘۔

پھر لکھتے ہیں کہ ’’خلافتِ اولیٰ وثانیہ دونوں کے وقت آپ کو خدا کے فضل سے کبھی کوئی ابتلاء پیش نہیں آیا اور نہ ہی آپ نے دونوں خلفاء کی بیعت میں کوئی تردد کیا۔ خلافت کے ماننے میں اس قدر اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ مَیں دو دفعہ (دعوت الی اللہ) کے لئے مغربی افریقہ میں آیا ہوں، (حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب بڑا لمبا عرصہ مغربی افریقہ میں (مربی) رہے ہیں) پہلی مرتبہ جب آٹھ برس متواتر رہا تھا اور اب بھی سات برس ہو گئے ہیں، باوجود کئی مختلف حالات میں سے گزرنے کے جن میں دنیاوی سامانوں کے لحاظ سے مَیں اُن کے لئے بہت بڑی مدد کا موجب ہو سکتا تھا آپ نے مجھے ہمیشہ یہی نصیحت فرمائی کہ میں ہرگز کسی قسم کی بے صبری نہ دکھاؤں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح واپس بلانے کا ارشاد فرمائیں تب ہی واپس آؤں (یعنی خود کچھ نہیں کہنا، کوئی مطالبہ نہیں کرنا) زمانہ

ملازمت میں آپ سلسلے کے جملہ اخبارات خریدتے رہے اور چندہ باقاعدہ ادا فرماتے رہے۔غرباء کی بہت مدد کی۔مہمان نوازی حد درجہ کی فرماتے۔آپ نے وصیت کی ہوئی ہے اور ایامِ ملازمت میں حصہ آمد ادا کرتے رہے۔آپ کی کسی قدر زمین فیض اللہ چک میں ہے جس کے عشر کی آپ نے وصیت کی ہے۔انجمن کے نام اپنی زمین کرادی۔‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ1تا3روایت حضرت حافظ نبی بخش صاحب)

جن (رفقاء) کا مَیں ذکر کر رہا ہوں ان کے پڑپوتے عزیزم عمیر ابن ملک عبدالرحیم صاحب کو 28رمئی کو ماڈل ٹاؤن (بیت) میں اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مرتبہ بھی عطا فرمایا۔اُس کے چھوٹے چھوٹے دو بچے ہیں۔اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو۔تمام شہداء جو ہیں اور جو نوجوان شہداء تھے،اُن کے بچوں اور بیوگان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اور اسی طرح اُن کے والدین کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کا حامی و ناصر ہو۔اُن کو صبر اور حوصلہ دے اور بیوگان کے، جو نوجوان بیوگان ہیں اُن کے رشتوں کے بھی اللہ تعالیٰ سامان پیدا فرمائے۔

حضرت محمد یعقوب صاحب ولد میاں سراج دین صاحب جن کی بیعت 1900ء کی ہے اور 1904ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔لکھتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود اپنی آغوشِ شفقت میں بچوں کو زیادہ جگہ عطا فرماتے۔بندہ حضور کی گود میں کھیلتا رہتا۔حضور کا چہرہ انور نُـــوْرٌ عَـلٰی نُوْر تھا۔ہمیں بچپن میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ماں باپ سے زیادہ محبت ہم سے کرتے ہیں۔حضرت مسیح موعود جب کبھی لاہور تشریف لے جاتے تو حضور ہمارے غریب خانے کو رونق دے کر فخر بخشتے۔ایک دفعہ حضور سیر کو حسبِ دستور گئے تو حضور بند گاڑی میں جایا کرتے تھے۔جب واپسی کا وقت تھا تو میرے خاندان کے بزرگ قبلہ والد میاں سراج الدین صاحب مرحوم اور چچا میاں معراج الدین صاحب عمر اور میاں تاج الدین صاحب اور دیگر خاندان کے ممبر حضور کی آمد پر منتظر تھے۔ہمارے مکانوں کے سامنے سرکاری باغ تھا۔باغ کی سڑک پر جو ہمارے مکانوں سے متصل تھی،موچی دروازہ، بھاٹی دروازہ کے بدمعاش لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔جب حضور تشریف لائے تو وہ سیڑھیوں پر سے مکان میں تشریف لے گئے تو بدمعاش لوگوں نے پتھر برسانے شروع کئے۔اتنے میں والد صاحب مرحوم اور ہمارے چچا صاحب نے مشورہ کیا کہ کیا تدارک ہونا چاہئے تو والد صاحب نے جو میرے لئے خادم رکھا ہوا تھا اُس کو فرمایا کہ اس کو اُٹھا لو چھوٹے بچے تھے اور اس وقت بندہ کچھ بیمار بھی تھا تو خادم نے بندے کو اُٹھا لیا تو انہوں نے اسی وقت اس ہجوم کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔مقابلہ کے بعد ہجوم منتشر ہو گیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اب ان کو جانے دیں۔‘‘

یہ لکھتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ بندہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ تھا۔حضور مکان پر ٹھہرے۔جاتے ہوئے ایک جگہ پر کاغذ قلم دوات رکھی ہوئی تھی تو پھر کچھ لکھتے۔میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ لڑکی کا نام پوچھا تو آپ نے ایمنہ بیگم فرمایا۔‘‘

پھر ان کی ایک روایت ہے کہ ’’جب کبھی قادیان اپنے والد صاحب کے ہمراہ بندہ آتا تو بچپن کی عادت پر بندہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مطب میں چلا جاتا جہاں آپ حکمت فرمایا کرتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی گود میں لے لیتے اور محبت کرتے۔وہ اکثر قرآنِ شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو پڑھاتے۔(حضرت خلیفۃ المسیح الاول گود میں بچوں کو لے لیتے،اگر کوئی مریض نہیں ہوتا تھا تو قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو بھی پڑھاتے) اور یہاں سے اُٹھا تو جب (بیت) مبارک میں بندہ جاتا تو حضرت مسیح موعود کی زیارت کا موقع ملتا تو حضور اپنے پاس بٹھاتے تو کچھ باتیں دریافت کرتے۔اُس وقت چند مہمانوں سے (بیت) مبارک میں رونق ہوتی تھی۔قادیان بالکل چھوٹا سا قصبہ تھا۔یہ ہرگز امید نہ کی جاسکتی تھی کہ حضور کے الہام ایسے رنگ میں پورے ہوں گے۔میرے والد صاحب مرحوم حضور کے بہت ہی عاشق تھے۔پرانے خدام میں سے تھے۔والد صاحب مرحوم مجھے فرماتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بابت فتح و نصرت کے زمانے کے متعلق اکثر ایسی باتیں فرماتے جو ہمارے دیکھنے میں آتی ہیں۔(یعنی جو پہلے انہوں نے بتا دی تھیں۔حضرت مسیح موعود پر یقین تھا اور آپ کے جو الہامات تھے ان پر یقین کی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ یہ باتیں پوری ہوں گی اور پھر کہتے ہیں ہم نے وہ پوری ہوتی دیکھیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء)حضرت مسیح موعودغیر مطبوعہ جلد7 صفحہ129-128روایت حضرت محمد یعقوب صاحب)

پس یہ (رفقاء) تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑا اور جو آپ پر ایمان میں اس قدر پختہ تھے کہ کوئی ان کو اس ایمان سے ہلا نہیں سکتا تھا۔دینی غیرت قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والی تھی۔انہوں نے حضرت مسیح موعود کی اس بات کو پلّے باندھ لیا اور اس کا ادراک حاصل کیا تھا جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ’’جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اُس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اُس کی غرض یہ ہے کہ .... پھر خیر القرون کا زمانہ آ جاوے۔جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں، چونکہ وہ آخَرِیْنَ مِنْہُمْ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں‘‘۔

(ملفوظات جلد2صفحہ67۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) نے جیسا کہ میں نے کہا: آپ کی اس تعلیم اور خواہش کو پورا کر کے دکھایا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں جاری کرنے اور قائم رکھنے والے بنیں۔

انشاء اللہ پرسوں سے بلکہ کل رات بارہ بجے سے نیا سال بھی شروع ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ کرے یہ سال بھی جماعت کے لئے پہلے سے بڑھ کر برکتیں لانے والا ہو۔مخالفینِ احمدیت کے ہاتھ اللہ تعالیٰ روکے اور ان میں حق کو پہچاننے کے سامان پیدا فرمائے،توفیق پیدا فرمائے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی پر ذاتی طور پر اور بحیثیت جماعت بھی بے انتہا برکتیں نازل فرماتا رہے۔آمین

نمازوں کے بعد میں آج ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ہے۔مکرم جمال الدین صاحب 15ردسمبر 1938ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔آپ پیدائشی احمدی تھے۔انہوں نے اٹھارہ سال کی عمر میں جماعتی خدمات کا آغاز کیا۔27دسمبر 2011ء کو 73 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی ہے۔تقریباً پچپن سال اللہ تعالیٰ نے ان کو سلسلے کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔مختلف اوقات میں مختلف دفاتر میں کام کیا جن میں نظامت جائیداد، دفتر وصیت، دارالضیافت، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، نظارت خدمت درویشاں شامل ہیں۔پھر جولائی 2003ء میں بطور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ آپ کا تقرر ہوا اور تاوقت وفات آپ اسی عہدے پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔اپریل 2008ء سے جون 2009ء تک بطور قائمقام افسر محاسب اور پراویڈنٹ فنڈ بھی فرائض انجام دیئے۔خاموش طبع،سادہ زندگی بسر کرنے والے شریف النفس انسان تھے۔اپنے کارکنوں کے ساتھ بھی بڑا شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔عزیز و اقرباء اور بیوی بچوں کے ساتھ ہمیشہ پیار محبت اور نیک سلوک کیا۔خدا کے فضل سے بہت بہادر اور نڈر تھے۔نمازوں اور روزے کے پابند،تہجد گزار تھے۔اِن کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کام میں بڑے فعال تھے اور کبھی سستی نہیں دکھائی۔جماعتی کاموں کو ہمیشہ اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دی اور حقیقی وقف کی روح کے ساتھ انہوں نے ہمیشہ کام کیا اور نہایت عاجزی سے کام کیا۔جو بھی ان کے افسر تھے ان کے بھی انتہائی اطاعت گزار تھے۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ان کی اہلیہ پہلے وفات پا چکی ہیں۔اللہ ان کے بچوں کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ دے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

(زیراہتمام ادارہ دارالصناعۃ ربوہ)

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ادارہ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 9 فروری 2012ء کو شام ساڑھے چار بجے ایوان محمود کی بیسمنٹ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کروانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب مربی سلسلہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد ادارہ دارالصناعۃ کے دو طلباء مکرم ارسلان احمد صاحب اور مکرم محمد دانیال صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم مہمان خصوصی نے آنحضرت ﷺ کی عبادات کے حوالے سے آنحضرتؐ کی سیرت پر خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ سیرت النبی ﷺ اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے اور اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد ارشد صاحب کاتب سابق کارکن نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم محمد احسن اختر صاحب اور بہو مکرمہ لبنیٰ نازلی صاحبہ کو مورخہ 7 فروری 2012ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت محمد طٰہٰ احسن عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حمید الدین صاحب کاتب روزنامہ الفضل کا نواسہ اور مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب مرحوم خوشنویس سابق ہیڈ کاتب الفضل کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر والا، نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نصراللہ صاحب دارالیمن غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم مدثر احمد صاحب معلم سلسلہ سکھیاں والا ضلع سیالکوٹ عارضہ قلب کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے کامل شفایابی اور مقبول خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب عمر 68 سال مقیم جرمنی ماہ جنوری 2012ء کو بغرض ملاقات کراچی تشریف لائے اور صرف ایک ہفتہ کے مختصر علالت کے بعد 12 جنوری 2012ء کو شفاء ہسپتال کراچی رحلت کر گئے آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے چنانچہ اگلے دن بعد نماز جمعہ بیت الرحمٰن میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں مورخہ 14 جنوری 2012ء کو بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعدہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دعاؤں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ مکرم شیخ مامون احمد صاحب سابق زعیم اعلیٰ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بہنوئی اور مکرم شیخ عبد الواحد صاحب مربی سلسلہ کے بھانجے اور داماد تھے مکرم شیخ صاحب 1990ء سے جرمنی میں مقیم تھے اس دوران آپ جماعت احمدیہ جرمنی کے فعال رکن تھے۔ جماعت کے مختلف عہدوں مثلاً صدر جماعت، زعیم انصار اللہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ بے حد سادہ طبیعت کے مالک معمولی سے معمولی کام کو بجا لانے میں کبھی عار محسوس نہ کرتے بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ وابستہ رہنے کی نصیحت کرتے۔ پسماندگان میں اہلیہ محترمہ قدسیہ مظفر صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم بابر وقاص احمد صاحب، مکرم یاسر منصور صاحب، مکرم مبشر حسن صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ وجیہہ احمد صاحبہ چھوڑی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اعلیٰ درجات عطا فرمائے نیز ان کی اولاد کو نیکیوں پر قائم رہنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مبشر احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری چچی کے بھائی مکرم سید شہزاد احمد مقبول شاہ صاحب ولد مکرم مقبول احمد شاہ صاحب مورخہ 11 جنوری 2012ء کو طاہر ہارٹ میں بعمر 27 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ محترم سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بیت بشیر دارالعلوم جنوبی میں بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی اور آپ نے ہی بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین دعا کروائی۔ مرحوم کافی سالوں سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ ان کے دل میں سوراخ تھا۔ انتہائی تکلیف کے باوجود بھی صبر کے ساتھ وقت گزارا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ، ایک بیٹا بعمر 4 سال اور ایک بیٹی بعمر اڑھائی سال کے علاوہ والد، ایک بھائی اور سات بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مشہور برطانوی طبیب

سر فریڈرک گرانٹ بینٹنگ

سر فریڈرک گرانٹ بینٹنگ انگلینڈ کا ایک مشہور طبیب تھا جو انسولین کی دریافت کے باعث مشہور ہے۔

وہ 14 نومبر 1891ء کو انٹاریو (Ontario) میں پیدا ہوا۔ 1916ء میں اس نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی اور پھر مختلف ہسپتالوں سے وابستہ رہا۔

1921ء میں اسے ذیابیطس کی روک تھام کرنے والے ہارمون کی تحقیق سے دلچسپی پیدا ہوئی اور اسی باعث 1922ء میں وہ انسولین Insulin کا ہارمون دریافت کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ بینٹنگ کی اس دریافت سے ذیابیطس کی دنیا میں انقلاب آ گیا اور اس مرض پر بڑے مؤثر طریقے سے بڑی حد تک قابو پا لیا گیا۔

1923ء میں فریڈرک بینٹنگ کو اس کے رفیق کار جے جے میکلوڈ کے ہمراہ طب کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ اس وقت اس کی عمر فقط 32 برس تھی۔

انسولین کی دریافت اور نوبیل انعام ملنے کے باعث سر فریڈرک گرانٹ بینٹنگ کی شہرت میں بے حد اضافہ ہوگیا۔ کینیڈا کی حکومت نے بھی اسے فوج میں شامل کر لیا اور اسے میجر کے عہدے سے نوازا۔ یہی عہدہ اس کی موت کا سبب بھی بنا۔ 21 فروری 1941ء کو وہ ایک ہوائی جہاز کے ذریعہ ایک فوجی مہم پر جا رہا تھا کہ اس کا جہاز حادثے کا شکار ہوگیا یوں بینٹنگ لقمہ اجل بن گیا۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مجذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000 | گلاس شوا بے 10ML Rs 20/= | پلاسٹک شوا بے 25ML Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شوا بے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔فروری

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	6:01

COMMERCIAL PROPERTY FOR SALE

A 16 kanal superbly maintained lush green commercial property, including a manmade lake & boating facility. A hand crafted stone building comprising of 2 halls, one with solid walnut flooring, swimming-pool, holiday hut with 2 bedrooms, 50+ fruit trees tube well & 10 kanal maintaind lawn. Ideal for resturant, hotel and property development, not to be missed.
(5 MIN DRIVE FROM BAIT MUBARAK, ON MAIN SARGODHA ROAD)

Email: ahmadnagr@gmail.com
Contacts: 001-7036265517, 0333-4133743, 047-6213305

درخواست دعا

☆ مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوش دامنہ مکرمہ مریم سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم جو کہ مریم پٹھانی کے نام سے مشہور ہیں۔ شدید بیمار ہیں۔ ایک ہفتہ سے قومے میں ہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض

الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹورز

ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

دلہن جیولرز

042-36625923
0332-4595317
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

کریم میڈیکل ہال

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
☆ ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

شاہد الیکٹرک سٹور

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

قد میں اضافہ

ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

ڈ ورلڈ فوم اینڈ کرٹن ورلڈ

دیدہ زیب اور پائیدار فرنیچر۔ ڈائمنڈ فوم۔ پردہ صوفہ کلاتھ کی نئی ورائٹی۔ رگ پیس۔ فال سیلنگ۔ وینائل فلورنگ۔ وال پیپر۔ بلائنڈز کی مکمل رینج۔ دلکش ڈیزائن میں صوفہ کم بیڈ۔
بالائی منزل حبیب بینک گولبازار ربوہ
رابطہ نمبر: 047-6211460

شفا نہ پانے والے مریضوں کی شفا کے لئے

ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربانی ہومیوپیتھی
334-6372030 / 047-6214226

موسم سرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل

صاحب جی فیبرکس

ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310

UNIVERSAL ENTERPRISES

174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Study In

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®
Canada, Australia
New Zealand, UK & USA
Students may attend our
IELTS
classes with 30% discount
پاکستان کے ہر شہر سے سٹوڈنٹ رابطہ کر سکتے ہیں۔
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada and Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore
35162310/03028411770
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

داؤد آٹوز

DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

البشیرز پیج

معروف قابل اعتماد نام
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

علی اسٹیٹ

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز

ALI TRADERS Exporter & Importer

چاول۔ اولڈ مشینری
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد 0321-9425125,03009425121
Tel+92-42-3520010-11-042-38511644 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

Wallstreet EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram · INSTANT CASH · Speed Remit · CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213386 Fax: 047-6213384

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس

گولبازار ربوہ
047-6214458